



سوال

(246) نماز تراویح اور خواتین

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا خواتین اس پر فتن دور میں نماز تراویح باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد میں جا سکتی ہیں، شریعت کے مطابق اس کی وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مردوں کی طرح خواتین بھی نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے مساجد میں جا سکتی ہیں، اگرچہ ان کا گھر میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر ہے تاہم اگر کوئی خاتون مسجد میں نماز تراویح باجماعت ادا کرنے کا شوق رکھتی ہے تو اس پر کوئی پابندی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”اگر تم میں سے کسی کی بیوی مسجد میں جانے کی اجازت طلب کرے تو وہ اسے منع نہ کرے۔“ [1]

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”اللہ کی بندگیوں کو اللہ کی مساجد میں جانے سے مت روکو۔“ [2]

ایک روایت میں ہے کہ وہ زیب و زینت کے بغیر سادہ کیفیت میں آئیں۔ [3]

بہر حال عورتوں کا مساجد میں آنا ان کے لپٹنے شوق پر مبنی ہے، صحابیات مسجد میں نماز کے لیے آیا کرتی تھیں تاہم افضل یہی ہے کہ وہ گھر میں باپردہ ہو کر نماز ادا کریں جیسا کہ ایک روایت میں صراحت ہے کہ ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔ [4]

ہمارے اس پُر فتن دور میں عورتوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اور اللہ کی شریعت ہر چیز سے مقدم ہے لیکن عورتوں کو چاہیے کہ وہ جب نماز کے لیے مسجد میں آئیں تو درج ذیل امور کا خیال رکھیں۔

1 مکمل پردے کے ساتھ آئیں، بے پردگی اختیار نہ کریں۔

2 خوشبو استعمال کر کے نہ آئیں اور نہ ہی اپنی زیب و زینت کی نمائش کریں۔

3 عورتوں کی صف کسی صورت میں امام کے آگے نہ ہو بلکہ اس کے پیچھے رہے۔

4 مسجد کی صفائی کا خیال رکھیں اور اس میں گندگی پھیلانے سے گریز کریں۔

5 ان بچوں کو ہمراہ نہ لائیں جو شور و غل کرنے کے عادی ہیں۔

اگر حالات خراب ہوں اور فتنہ و فساد کا اندیشہ ہو تو ان کلبے گھروں میں ترویج پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ (واللہ اعلم)

[1] بخاری، النکاح: ۵۲۳۸۔

[2] مسلم، الصلوٰۃ: ۳۳۲۔

[3] ابوداؤد، الصلوٰۃ: ۵۶۵۔

[4] ابوداؤد، الصلوٰۃ: ۵۶۷۔

حذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4 - صفحہ نمبر: 230

محدث فتویٰ